BACKGROUNDERS
Press Information Bureau
Government of India

جنگلاتی حقوق کا قانون

حقوق کی منظوری اور روزگار کے ذرائع کا تحفظ

جنگلاتی حقوق کا قانون (ایف آر اے)، 2006 درج فہرست قبائل اور جنگلات میں روایتی طور پر آباد دیگر افراد کے جنگلاتی اراضی پر حقوق کی منظوری دیتا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی حقوق کو حقوق کی اسناد کے ذریعے منظور کیا جاتا ہے، جو جنگلاتی حقوق کو درج کرنے والی سرکاری دستاویزات ہوتی ہیں۔ ان اسناد کو محکمہ مال کے ریکارڈ میں درج کرنے سے ان کے مالکان کو پی ایم-کسان اور زراعت، ماہی پروری اور روزگار سے متعلق دیگر اسکیموں کے فوائد حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ 31 اگست 2026 تک، **25.42 لاکھ** اسناد تقسیم کی جا چکی تھیں، جن کے تحت تقریباً **238 لاکھ ایکڑ** اراضی کا احاطہ کیا گیا۔ وزارت نے جن جاتیہ گورو پکھواڑے کے دوران **قومی ڈیجیٹل پلیٹ فارم برائے جنگلاتی حقوق** کا آغاز کیا۔ اس پلیٹ فارم کے ذریعے دعوے جمع کرانے سے لے کر گرام سبھا میں ان کی پیشی اور ڈیجیٹل دستخط شدہ اسناد کے حصول تک کا پورا عمل ایک ہی پلیٹ فارم پر انجام دیا جا سکے گا۔

تعارف

جنگلات میں آباد برادریاں نسل در نسل جنگلات میں رہتی آئی ہیں اور اپنی رہائش اور روزگار کے لیے ان پر انحصار کرتی رہی ہیں۔ تاہم، نوآبادیاتی دور اور آزادی کے بعد جب سرکاری جنگلات کو یکجا کر کے ان کی حد بندی کی گئی تو ان میں سے بہت سے لوگوں کے زیرِ استعمال اراضی پر ان کے حقوق کا اندراج نہیں ہو سکا۔ جنگلاتی حقوق کا قانون، 2006 جنگلات میں آباد درج فہرست قبائل اور دیگر روایتی جنگلاتی باشندوں کے ان حقوق کو منظوری دیتا ہے۔ یہ قانون جنگلاتی اراضی پر ان برادریوں کے انفرادی اور اجتماعی، دونوں طرح کے حقوق کو قانونی حیثیت فراہم کرتا ہے۔ اس قانون اور اس کے قواعد میں اراضی کے حقوق کی اسناد جاری کرنے اور انہیں محکمہ مال کے ریکارڈ میں درج کرنے کی گنجائش فراہم کی گئی ہے۔ اس قانون کو 29 دسمبر 2006 کو صدرِ جمہوریہ کی منظوری حاصل ہوئی اور یہ 31 دسمبر 2007 کو نافذ العمل ہوا۔

اس قانون کے مقاصد درج ذیل ہیں:

جنگلات سے متعلق ان حقوق کو منظوری دینا جن کا پہلے اندراج نہیں ہو سکا تھا۔

جنگلات میں آباد درج فہرست قبائل اور دیگر روایتی جنگلاتی باشندوں کو اپنی اراضی (اراضی پر ملکیتی حقوق)، روزگار اور غذائی تحفظ کے سلسلے میں محفوظ حقوق فراہم کرنا۔

جنگلاتی حقوق کے حامل افراد کو جنگلات کے پائیدار استعمال، حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے کی ذمہ داری اور اختیار سونپ کر جنگلات کے تحفظ کو مزید مستحکم بنانا۔

قبائلی امور کی وزارت اس قانون کے لیے نوڈل وزارت ہے۔ ریاستی حکومتیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی انتظامیہ اس پر عمل درآمد کرتی ہیں۔ اس قانون کو 20 ریاستوں اور ایک مرکز کے زیر انتظام علاقے، جموں و کشمیر میں نافذ کیا جا رہا ہے۔

جنگلاتی حقوق کی سند

حقوق کی سند ایک سرکاری دستاویز ہوتی ہے جس میں جنگلات سے متعلق کسی حق کا اندراج کیا جاتا ہے۔ اس میں درج ہوتا ہے کہ یہ حق کس شخص کو حاصل ہے، کس گاؤں میں ہے اور یہ کس اراضی یا جنگلاتی علاقے پر لاگو ہوتا ہے، نیز اس کی حدود کی تفصیل بھی درج ہوتی ہے۔ ریاستی حکومت کی جانب سے ضلع کے تین افسران اس پر دستخط کرتے ہیں: ڈویژنل فارسٹ آفیسر، ضلع قبائلی بہبود افسر اور ضلع کلکٹر۔ حق کے حامل شخص کو اس سند کی مصدقہ نقل فراہم کی جاتی ہے۔ اجتماعی حقوق کی سند گرام سبھا (گاؤں کی مجلس) کو دی جاتی ہے۔ یہ سند حق کے حامل شخص کے وارثوں کو منتقل ہو جاتی ہے، تاہم اسے نہ تو فروخت کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کو منتقل کیا جا سکتا ہے۔

اہم کامیابیاں

تاریخ	پیشرفت
29 دسمبر 2006	درج فہرست قبائل اور دیگر روایتی جنگل میں رہنے والے (جنگل کے حقوق کی شناخت) ایکٹ، 2006 کو صدر کی منظوری مل گئی۔
31 دسمبر 2007	ایکٹ نافذ ہو گیا۔
1 جنوری 2008	درج فہرست قبائل اور دیگر روایتی جنگل میں رہنے والے (جنگل کے حقوق کی پہچان) کے قواعد، 2008 کو نوٹیفائی کیا گیا تھا۔
12 جولائی	ایکٹ کو نافذ کرنے کے بارے میں جامع رہنما خطوط ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی انتظامیہ کو جاری کیے گئے

تاریخ	پیشرفت
2012	تھے۔
23اپریل2015	کمیونٹی فاریسٹ ریسورس کے حقوق دینے سے متعلق رہنما خطوط جاری کیے گئے۔
11فروری 2019	پردھان منتری کسان سمان ندھی کو فاریسٹ رائٹ پٹّا(جنگل کے حقوق کے اسناد) کے حاملین تک بڑھانے کی ہدایت جاری کی گئی۔
12 ستمبر2023	کمیونٹی فاریسٹ ریسورسز(سی ایف آر) کے تحفظ،انتظام اور پائیدار استعمال کے لیے رہنما خطوط جاری کیے گئے۔
2اکتوبر2024	دھرتی آبا جنجاتیہ گرام اتکرش ابھیان، قبائلی گاؤں میں بنیادی ڈھانچے کے خلاء کو ختم کرنے کا ایک پروگرام، شروع کیا گیا تھا، جس میں ریاستی اور ضلعی سطحوں پر قائم ایف آر اے سیلوں کو تعاون فراہم کیا گیا۔
5جنوری2026	خاص طور پر کمزور قبائلی گروہوں کے لیےہیبی ٹیٹ رائٹس سے متعلق وزارت کی ہدایات جاری کی گئیں۔
24جون2026	وزارت جنگلات کے حقوق کے ریکارڈ کو محصولات اور جنگلات کے ریکارڈ میں شامل کرنے میں تیزی لانے کے لیے ایڈوائزری جاری کی گئی۔
06جولائی2021 14مارچ2024 27جولائی2026	قبائلی امور کی وزارت اور ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی وزارت نے مشترکہ طور پر تین ہدایات جاری کی ہیں تاکہ تیزی سے عمل درآمد کو ممکن بنایا جاسکے، دعوے کے بعد کے مسائل کو کم کیا جاسکے اور فنڈز کو اکٹھا کیا جاسکے۔

دعویدار اور ان کے حقوق کا قانونی تحفظ

یہ قانون دو گروپوں کا احاطہ کرتا ہے۔ جنگلات میں آباد درج فہرست قبائل سے مراد درج فہرست قبائل کے وہ افراد ہیں جو بنیادی طور پر جنگلات یا جنگلاتی اراضی میں رہتے ہیں اور اپنی جائز معاشی ضروریات پوری کرنے کے لیے ان پر انحصار کرتے ہیں۔ دیگر روایتی جنگلاتی باشندوں سے مراد ایسے افراد ہیں جو 13 دسمبر 2005 سے پہلے کم از کم تین نسلوں (75 سال) سے بنیادی طور پر جنگلات میں رہتے آئے ہیں اور اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے ان پر

انحصار کرتے رہے ہیں۔ یہ حقوق جنگلاتی اراضی کے ان حصوں پر لاگو ہوتے ہیں جن پر مذکورہ تاریخ سے پہلے قبضہ کیا گیا ہو۔ رہائش یا کاشت کاری کے لیے زیرِاستعمال اراضی کے معاملے میں حق صرف اسی رقبے تک محدود ہوگا جس پر حقیقتاً قبضہ ہو، تاہم یہ رقبہ چار ہیکٹیئر سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔

یہ حقوق ہر قسم کی جنگلاتی اراضی پر لاگو ہوتے ہیں، جن میں محفوظ اور حفاظتی جنگلات، جنگلی حیات کی پناہ گاہیں اور قومی پارک شامل ہیں۔

دونوں میں سے کسی بھی گروہ کے کسی فرد کو اس وقت تک اس جنگلاتی اراضی سے بے دخل یا وہاں سے ہٹایا نہیں جا سکتا جس پر اس کا قبضہ ہے، جب تک اس کے حقوق کی شناخت اور تصدیق کا عمل مکمل نہ ہو جائے۔

مرکزی حکومت گرام سبھا کی سفارش پر سرکاری سہولتوں کی فراہمی کے لیے جنگلاتی اراضی کے چھوٹے چھوٹے حصے، جن میں سے ہر ایک کا رقبہ ایک ہیکٹیئر سے کم ہو، مختص کرنے کا انتظام کرتی ہے۔ ان سہولتوں میں اسکول، اسپتال، آنگن واڑی مراکز، مناسب قیمت کی دکانیں، پینے کا پانی، چھوٹی آب پاشی کی نہریں، سڑکیں اور اجتماعی مراکز شامل ہیں۔

حقوق اور اسناد کی اقسام

اسناد کی تین اقسام

انفرادی سند: کسی خاندان کی رہائش یا کاشت کاری کے لیے زیرِاستعمال اراضی کے سلسلے میں، جس کا رقبہ زیادہ سے زیادہ چار ہیکٹیئر ہو سکتا ہے۔ شادی شدہ جوڑے کو یہ سند دونوں کے نام پر جاری کی جاتی ہے (تاہم، واحد سربراہ والے خاندان کی صورت میں یہ سند خاندان کے واحد سربراہ کے نام پر درج کی جاتی ہے)۔

اجتماعی جنگلاتی حقوق کی سند: گاؤں کے مشترکہ استعمال میں آنے والے وسائل، مثلاً مویشیوں کے چرنے کی جگہیں، ماہی گیری، آبی ذخائر اور جنگلات سے حاصل ہونے والی معمولی پیداوار کے سلسلے میں جاری کی جاتی ہے۔ یہ سند پوری برادری کے نام ہوتی ہے اور اس سے متعلق تمام شرائط اس میں درج کی جاتی ہیں۔

اجتماعی جنگلاتی وسائل کے حقوق کی سند: اس کے تحت گرام سبھا یا برادری کو اپنی روایتی حدود میں واقع جنگلات کے تحفظ، ان کی از سرِ نو افزائش، حفاظت اور انتظام و انصرام کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اس سے مراد وہ جنگلات ہیں جہاں تک گاؤں کے لوگوں کو روایتی طور پر رسائی حاصل رہی ہے۔

جنگلات میں آباد باشندے جنگلات سے حاصل ہونے والی ان معمولی پیداوار کے مالک ہوتے ہیں جنہیں وہ روایتی طور پر جمع کرتے آئے ہیں، مثلاً بانس، شہد، لاکھ، تیندو کے پتے اور دواؤں کے پودے۔ انہیں اس پیداوار کو جمع کرنے، استعمال کرنے اور فروخت یا دیگر طریقوں سے تصرف کرنے کا حق حاصل ہے۔

خصوصی طور پر کمزور قبائلی گروہوں (پی وی ٹی جی) کو اپنے مسکن، یعنی اس علاقے پر حقوق حاصل ہیں جہاں وہ روایتی طور پر آباد رہے ہیں۔ ان حقوق میں محفوظ اور حفاظتی جنگلات کے علاقے بھی شامل ہیں۔ وزارت نے 5 جنوری 2026 کو مسکن کے حقوق سے متعلق رہنما خطوط جاری کیے۔ تین ریاستوں، اوڈیشہ، چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش میں 11 خصوصی طور پر کمزور قبائلی گروہوں کو مسکن کے حقوق فراہم کیے جا چکے ہیں۔

دعووں کے تصفیے کا طریقہ کار

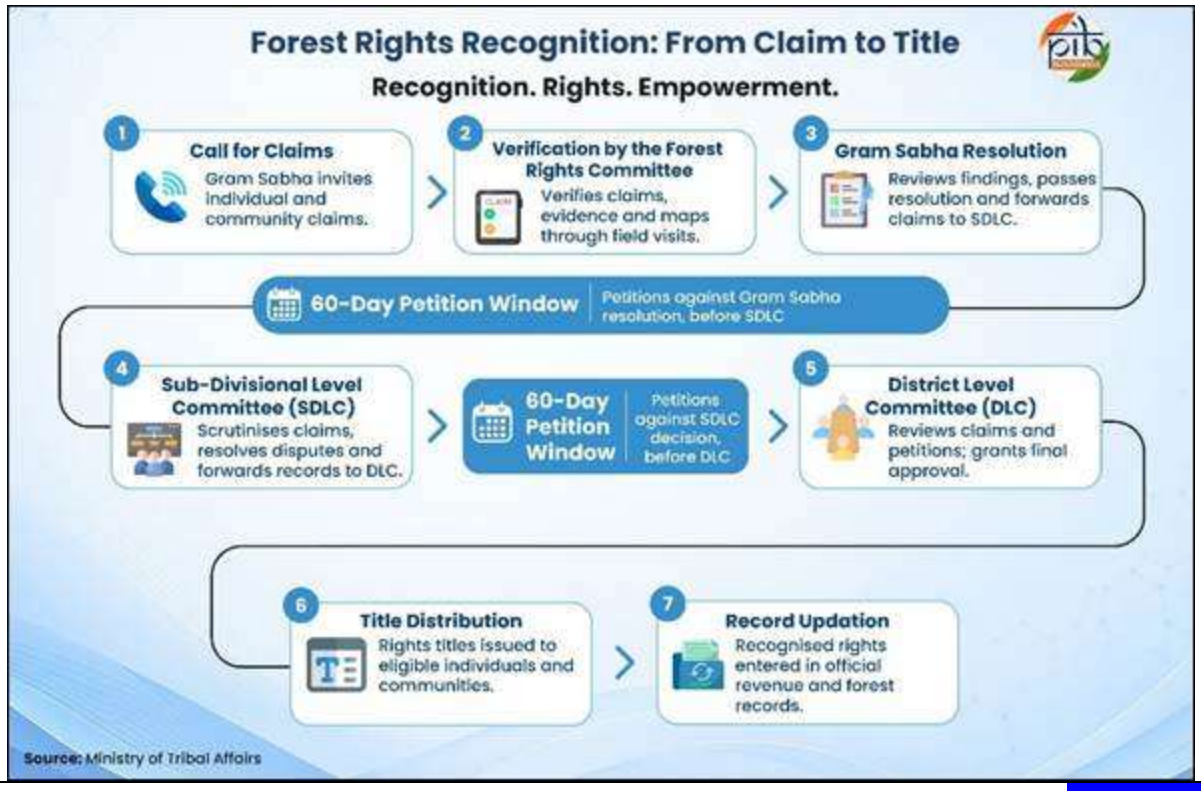
گرام سبھا اس عمل کا آغاز کرتی ہے۔ یہ گاؤں کے تمام بالغ افراد کی مجلس ہوتی ہے، جس میں خواتین کی مکمل اور بلا روک ٹوک شرکت یقینی بنائی جاتی ہے۔ گرام سبھا جنگلاتی حقوق کی ایک کمیٹی منتخب کرتی ہے، جس میں 10 سے 15 ارکان ہوتے ہیں۔ یہ کمیٹی دعوے وصول کرنے اور ان کی تصدیق کرنے میں گرام سبھا کی مدد کرتی ہے۔ کمیٹی کے کم از کم دو تہائی ارکان درج فہرست قبائل سے تعلق رکھتے ہیں اور کم از کم ایک تہائی ارکان خواتین ہوتی ہیں۔ گرام سبھا دعوے وصول کرتی ہے، ان کی تصدیق کرتی ہے اور اراضی کا نقشہ تیار کرتی ہے۔ اس کے بعد وہ ایک قرارداد منظور کرتی ہے۔ یہ قرارداد ذیلی ڈویژن سطح کی کمیٹی (ایس ڈی ایل سی) کو بھیجی جاتی ہے۔ یہ قانون جنگلاتی حقوق کے حامل افراد اور گرام سبھا کو جنگلی حیات، جنگلات، حیاتیاتی تنوع اور آبی وسائل کے تحفظ کا اختیار بھی دیتا ہے۔

ذیلی ڈویژن سطح کی کمیٹی (ایس ڈی ایل سی) قرارداد کا جائزہ لیتی ہے اور جنگلاتی حقوق کا ریکارڈ (منظور کیے جانے کے لیے تجویز کردہ حقوق کی فہرست) تیار کرتی ہے۔ اس کے بعد یہ ریکارڈ ضلع سطح کی کمیٹی (ڈی ایل سی) کو بھیجا جاتا ہے۔ ڈی ایل سی کا فیصلہ حتمی اور سب کے لیے لازم ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر کمیٹی میں ریاست کے محکمہ مال، محکمہ جنگلات اور محکمہ قبائلی امور کے افسران شامل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ پنچایتی راج اداروں کے تین ارکان بھی کمیٹی کا حصہ ہوتے ہیں، جن میں سے دو کا تعلق درج فہرست قبائل سے ہوتا ہے اور کم از کم ایک خاتون ہوتی ہے۔

جو شخص گرام سبھا کی قرارداد یا ایس ڈی ایل سی کے فیصلے سے اتفاق نہ کرتا ہو، وہ 60 دن کے اندر اگلی کمیٹی کے سامنے عرضی دائر کر سکتا ہے۔ جنگلاتی حقوق کے قواعد کے تحت کمیٹی مزید 30 دن کی مہلت بھی دے سکتی ہے۔ وزارت نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہر مسترد شدہ دعوے کے ساتھ وجوہات پر مشتمل تحریری حکم نامہ جاری کرنا لازمی ہے۔ یہ حکم نامہ دعوے دار کو بھیجا جانا چاہیے تاکہ اپیل کرنے کا اس کا حق برقرار رہے۔

حقوق سے متعلق اسناد جاری ہونے کے بعد ان حقوق کا اندراج محکمہ مال اور محکمہ جنگلات کے ریکارڈ میں کیا جاتا ہے۔ جنگلاتی حقوق کے قواعد میں 2008 سے ہی اس کا تقاضا کیا گیا ہے، جبکہ 2012 کی ترمیم کے ذریعے اس کے لیے تین ماہ کی مدت مقرر کی گئی۔

ریاستی سطح کی نگرانی کمیٹی اس پورے عمل کی نگرانی کرتی ہے۔ اس کمیٹی کی سربراہی چیف سکریٹری کرتے ہیں اور اس کا اجلاس کم از کم ہر تین ماہ میں ایک مرتبہ ہونا ضروری ہے۔



اب تک کی پیش رفت

اکتیس اگست 2026 تک تقریباً 54 لاکھ دعوے موصول ہوئے تھے، جن میں سے 43.56 لاکھ (80.64 فیصد) دعووں کا تصفیہ کیا جا چکا تھا اور 25.42 لاکھ حقوق کی اسناد تقسیم کی جا چکی تھیں، جن کے تحت تقریباً 238 لاکھ ایکڑ اراضی کا احاطہ کیا گیا۔



اکتیس اگست 2026 تک کے تازہ ترین ریاست وار اعداد و شمار کے مطابق، 24.18 لاکھ انفرادی اور 1.24 لاکھ اجتماعی حقوق کی اسناد تقسیم کی جا چکی تھیں۔

اکتیس اگست 2026 تک سب سے زیادہ حقوق کی اسناد تقسیم کرنے والی پانچ ریاستیں

ریاست	کمیونٹی ٹائٹلز	انفرادی عنوانات	کل عنوانات
چھتیس گڑھ	52,636	4,81,432	5,34,068
اڈیشہ	9,432	4,64,504	4,73,936
مدھیہ پردیش	28,754	2,60,707	2,89,461
تلنگانہ	721	2,30,735	2,31,456
آندھرا پردیش	1,822	2,26,667	2,28,489
31 اگست 2026 تک ملک گیر سطح پر (جس میں 20 ریاستیں اور یوٹی پر شامل ہے)	1,24,162	24,18,207	25,42,369

ریاستوں کے لیے معاونت

ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے دعوؤں، حقوق کی اسناد اور مسترد کیے گئے دعوؤں سے متعلق ماہانہ پیش رفت کی رپورٹیں ارسال کرتے ہیں، جنہیں وزارت یکجا کر کے مرتب کرتی ہے۔

وزارت نے جنگلاتی حقوق کے قانون (ایف آر اے) سے متعلق ریکارڈ کو ڈیجیٹل شکل دینے اور ان کے نقشے تیار کرنے کے لیے ایک قومی ایف آر اے پورٹل اور موبائل ایپ کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس نے ریاستوں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے ریکارڈ کو اس پورٹل سے منسلک کریں۔

وزارت نے جن جاتیہ گورو پکھواڑے (یکم سے 15 نومبر 2026) کے دوران قومی ڈیجیٹل پلیٹ فارم برائے جنگلاتی حقوق کا آغاز کیا۔ یہ ملک بھر میں منائے جانے والے مختلف پروگراموں کا پندرہ روزہ سلسلہ ہے۔ اس پلیٹ فارم کے ذریعے دعوے جمع کرانے سے لے کر گرام سبھا میں ان کی پیشی اور ڈیجیٹل دستخط شدہ اسناد کے حصول تک کا پورا عمل ایک ہی نظام کے تحت انجام دیا جا سکے گا۔

ضلع کلکٹروں اور ضلع مجسٹریٹوں کو زیر التوا دعوؤں کا بروقت تصفیہ کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ وزارت ریاستی قبائلی بہبود کے محکموں کے ساتھ باقاعدگی سے جائزہ اجلاس بھی منعقد کرتی ہے۔ وزارت کو موصول ہونے والی شکایات ضروری کارروائی کے لیے متعلقہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو بھیج دی جاتی ہیں۔

دھرتی آبا جن جاتیہ گرام اُتکرش ابھیان (ڈی اے-جے جی یو اے)

اس اسکیم کے تحت وزارت ریاستی اور ضلعی سطح پر جنگلاتی حقوق کے قانون (ایف آر اے) کے سیل قائم کرنے کے لیے دو سال تک مالی اعانت فراہم کرتی ہے۔ یہ سیل زیر التواد عوؤں کے تصفیے میں مدد کرتے ہیں اور ذیلی ڈویژن سطح کی کمیٹی (ایس ڈی ایل سی) اور ضلع سطح کی کمیٹی (ڈی ایل سی) کے اجلاس بروقت منعقد کرانے میں معاونت کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ریاستی ایف آر اے پورٹل کے لیے بھی معاونت فراہم کی جاتی ہے، جس میں اراضی کے ریکارڈ کی ڈیجیٹل نقشہ سازی، سرورز، سافٹ ویئر اور حفاظتی آڈٹ شامل ہیں۔ مزید برآں، قبائلی تحقیقی اداروں کی معاونت کی اسکیم کے تحت وزارت ممکنہ جنگلاتی علاقوں کی نقشہ سازی کے لیے ہر ریاست کو 25 لاکھ روپے فراہم کرتی ہے۔

ڈی اے-جے جی یو اے کے تحت وزارت ہر کمیونٹی فارسٹ ریسورس مینجمنٹ پلان (اجتماعی جنگلاتی وسائل کے انتظامی منصوبے) کے لیے 15 لاکھ روپے فراہم کرتی ہے۔ یہ منصوبہ گرام سبھا تیار کرتی ہے، جس میں گاؤں کے اجتماعی جنگلات کے تحفظ اور انتظام کا طریقۂ کار وضع کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، تکنیکی معاونت کے لیے ایک لاکھ روپے بھی فراہم کیے جاتے ہیں۔ قبائلی امور کی وزارت اور ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی وزارت کی جانب سے 27 جولائی 2026 کو جاری کردہ مشترکہ مراسلے کے تحت ان منصوبوں کو محکمہ جنگلات کے انتظامی منصوبوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ محکمہ جنگلات کے اپنے تیار کردہ منصوبے ہوتے ہیں، جن کے ذریعے جنگلات کے انتظام کا کام انجام دیا جاتا ہے۔ تاہم، گرام سبھا کا اختیار بدستور مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

مشن کرم یوگی کے آن لائن تعلیمی پلیٹ فارم آئی گورنمنٹ پر جنگلات کے حقوق کے قانون (فاریسٹ رائٹس ایکٹ) سے متعلق مفت کورس دستیاب ہیں۔ ریاستیں بھی جنگلات کے حقوق کے بارے میں قانونی آگاہی کے لیے کیمپ منعقد کر رہی ہیں۔

مہاراشٹر میں 10 جولائی 2026ء کے ایک حکومتی حکم نامے کے تحت انفرادی جنگلاتی حقوق کے حامل افراد کے لیے گاؤں کی سطح پر الگ الگ فارمز 7 ای (حقوق کے ریکارڈ کو محکمہ مال کے ریکارڈ میں درج کرنے کے لیے) اور 12 ای (فصلوں کا رجسٹر) فراہم کیے گئے ہیں۔ ان فارمز کی مدد سے وہ فصلوں کے لیے قرض، کسان کریڈٹ کارڈ، فصلوں کی بیمہ اور راست فائدہ منتقلی (ڈی بی ٹی) کی سہولت حاصل کر سکتے ہیں۔

آندھرا پردیش نے اپنے 'گری بھومی' ایف آر اے پورٹل کو ریاست کے محکمہ مال اور بینکنگ نظام سے مربوط کیا ہے۔ تلنگانہ کا آن لائن ملکیتی حقوق کا نظام 'بھو بھارتی' محکمہ مال کے پورٹل سے منسلک ہے۔

ستمبر اور اکتوبر 2026ء میں وزارت نے بنگلورو، کولکاتا اور سری نگر میں 3 علاقائی جائزہ کانفرنسیں منعقد کیں، جن میں 19 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام خطہ جموں و کشمیر نے شرکت کی۔ ان کانفرنسوں میں پیش رفت کا جائزہ لیا گیا اور مقررہ مدت میں عملی منصوبے تیار کرنے اور ان پر عمل درآمد کرنے پر زور دیا گیا۔

حرف آخر

جنگلات کے حقوق کا قانون، 2006ء، جنگلات میں آباد برادریوں کو ان جنگلات پر اپنے حقوق کے دعوے کی قانونی بنیاد فراہم کرتا ہے جہاں وہ طویل عرصے سے رہائش پذیر ہیں اور جن کی وہ حفاظت کرتی رہی ہیں۔ تقریباً 238 لاکھ ایکڑ اراضی پر 25.42 لاکھ ملکیتی حقوق کے اسناد تقسیم کیے جا چکے

ہیں۔اب توجہ بنیادی طور پر 3امور پر مرکوز ہے: منظور شدہ حقوق کو محکمہ مال اور جنگلات کے ریکارڈ میں درج کرنا، جنگلاتی حقوق کے حامل افراد کو ذریعۂ معاش کی اسکیموں سے جوڑنا اور گرام سبھاؤں کو اجتماعی جنگلاتی وسائل کے انتظام میں تعاون فراہم کرنا۔

حوالہ جات

وزارت برائے قبائلی امور

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2153037&reg=48&lang=2

https://tribal.nic.in/fra.aspx

https://www.pib.gov.in/PressReleaseDetail.aspx?PRID=2321667&reg=3&lang=1

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2327660&reg=48&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2298075

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2328976

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2322927

https://sansad.in/getFile/lsapps/loksabhaquestions/annex/1714/AU1173.pdf?source=lsapps

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2147846&reg=48&lang=2

https://tribal.nic.in/fra/data/frarulesbook.pdf

https://sansad.in/getFile/lsapps/loksabhaquestions/annex/1711/AU681.pdf?source=lsapps

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2308882&reg=48&lang=2

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2294713&reg=48&lang=2

https://sansad.in/getFile/lsapps/loksabhaquestions/annex/188/AU1915_3iNu8U.pdf?source=lsapps

https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2335189